بیاضِ رحمت

مولوی رحمت علی رحمت

تدوین و ترتیب

خاور نقیب

BAYAZ-E-RAHMAT

(Compilation work of the ghazals of
(late)Moulvi Rahmat Ali Rahmat)

Edited by

Khawar Naqueeb

Year of Edition 2014
ISBN 978-93-5073-260-1
₹ 150/-

نام کتاب	:	بیاضِ رحمت
شاعر	:	مولوی رحمت علی رحمت (مرحوم)
تدوین وترتیب	:	خاور نقیب
ناشر	:	قطب علی
سنہ طباعت	:	۲۰۱۴ء
قیمت	:	۱۵۰ روپے
تعداد اشاعت	:	۵۰۰
کمپیوٹر گرافی	:	اخبارِ اڑیسہ پبلی کیشنز، کٹک (اڑیسہ)
زیرِ نگرانی	:	محمد سبحان (دہلی)
مطبع	:	عفیف پرنٹرس، دہلی۔۶

ملنے کے پتے:

☆ کامران پبلی کیشنز، رحمت علی بلڈنگ، دیوان بازار، کٹک۔753001 (اڑیسہ)

☆ تروتج، ڈاکخانہ کود، سونگرہ، ضلع کٹک۔754221 (اڑیسہ)

☆ اخبارِ اڑیسہ پبلی کیشنز، دیوان بازار، کٹک۔753001 (اڑیسہ)

EDUCATIONAL PUBLISHING HOUSE

3108, Vakil Street, Kucha Pandit, Lal Kuan, Delhi-6 (INDIA)
Ph: 23214465, 23216162, Fax: 0091-11-23211540
E-mail: info@ephbooks.com,ephdelhi@yahoo.com
Website: www.ephbooks.com

مرتب کے احوال

۱۔	نام	:	سید معشوق الٰہی
۲۔	قلمی نام	:	خاور نقیب
۳۔	ولدیت	:	سید عبدالحلیم نقیبؔ
۴۔	تاریخِ پیدائش	:	۶؍دسمبر ۱۹۶۵ء
۵۔	جائے پیدائش	:	دریاپور، سونگڑہ، ضلع کٹک (اڑیسہ)
۶۔	ادبی زندگی کا آغاز	:	۱۹۸۲ء
۷۔	پیشہ	:	درس وتدریس اور صحافت
۸۔	مطبوعہ کتابیں	:	

سلاخوں کے پیچھے (مجاہدِ آزادی مولانا سید محمد اطہر سونگڑوی کی جیل ڈائری مطبوعہ ۱۹۹۵ء)، قلم فردوس (نظموں کا مجموعہ۔ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)، صریرِ خامہ (مشاہیر کے خطوط بنام خاور نقیب۔ NCPUL کے مالی تعاون سے مطبوعہ ۲۰۰۸ء)، اردوئے معلیٰ (مثنوی مطبوعہ ۲۰۱۰ء)، آوازِ جاراسوکرا (ڈاکٹر سیتا کانت مہاپاتر کی اڑیا نظموں کے تراجم۔ ۲۰۰۸ء مرتبہ)، دل کش اردو (داخلِ نصاب درجۂ اول تا درجۂ ششم۔ بہ اشتراکِ مجلسِ ادارت۔ زیرِ اہتمام TE &SCERT اڑیسہ سرکار)، دل کش فارسی (درجۂ ہشتم۔ بہ اشتراک)، دھنک (تحقیقی مجلہ انجمن ترقی اردو، اڑیسہ سرکار)، دل کش فارسی (درجۂ ہشتم۔ بہ اشتراک)، دھنک (تحقیقی مجلہ انجمن ترقی اردو، اڑیسہ۔ مطبوعہ ۲۰۱۰ء)

۹۔	ادارت	:	سلسلہ وار ادبی مجلہ ''ترویج'' اور بچوں کا رسالہ۔ ''جگنو''
۱۰۔	ادبی اعزازات	:	اڑیسہ اردو اکاڈمی ایوارڈ (۱۹۹۷ء)، نجمی اکاڈمی ایوارڈ (۲۰۰۰ء) سواگتیکا ایوارڈ۔ ۲۰۰۶ء)، آلِ احمد سرور ادبی اعزاز منجانب، کلچرل سنگم اکاڈمی (بھوبنیشور)، اختر الایمان ایوارڈ (بھوبنیشور ۲۰۱۱ء) وغیرہ

Mob:09778492531
E.mail:syedkhawar01@gmail.com

خاور نقیب

متن کی بازیافت

بقول پروفیسر کرامت علی کرامت ''عرصۂ دراز سے سونگڑہ اڑیسہ میں اردو اور فارسی کلچر کا مرکز رہا ہے۔''(۱) اس قول کے تناظر میں ریاستِ اڑیسہ کی مردم خیز سرزمین ''سونگڑہ'' کی درخشاں تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو ہمارے سامنے جامع الکمالات شخصیتوں کا ایک تابناک جہاں آباد نظر آئے گا جنھوں نے مذہبی، سیاسی، ادبی، تہذیبی اور معاشرتی قدروں کی مشاطگی کا فریضہ بحسن وخوبی انجام دیا۔ اسی سرزمین سے علم وفضل کے ایسے مہر وماہ طلوع ہوئے جن سے پوری ریاست میں تہذیب وثقافت کی روشنی پھیلی۔ اسی خطے سے اردو زبان وادب کی آبیاری کرنے والے ایسے اصحابِ قلم اور صحافی منصۂ شہود پر اجاگر ہوئے جن کے اذکار کے بغیر اڑیسہ میں اردو کی جامع تاریخ کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا۔ سید قطب الدین محمد خان سونگڑوی (متوفی ۲رشوال ۱۲۲۵ھ) جو ضلع دربھنگہ (بہار) کے قاضی القضاۃ تھے اور پھر ۲۴ ر پرگنہ (بنگال) کے قاضی القضاۃ بنے، شاہ عالم بادشاہ کے نام ان کا ایک خط تاریخی اہمیت رکھتا ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے زمانے میں شاہ ولایت سہارن پور کے پوتے سونگڑہ میں آکے بس گیے تھے۔ اسی طرح سید قاسم علی ایک ایسے اردو اور فارسی داں گزرے ہیں جنھوں نے مولانا مصلح الدین شیخ سعدی شیرازی کی کتاب ''گلستانِ بے خزاں'' کا اردو ترجمہ ''باغ اردو'' الموسوم بہ ''گلستانِ ہندی'' کے نام سے کیا تھا۔ حالانکہ اس سے پہلے شیر علی افسوس نے اس کا ترجمہ مارکویس ویلزلی، گورنر بہادر جنرل کے واسطے جان گلکرسٹ کی فرمائش پر کیا تھا لیکن یہ کتاب نایاب ہوجانے کے سبب سید قاسم علی سونگڑوی نے اس کے فارسی متن کو اردو میں منتقل کیا جس کی تکمیل ۲۹ رصفر ۱۲۰۷ھ عملی کو ہوئی۔ مذکورہ ترجمہ محمد فیض اللہ کے زیر نگرانی محمدی چھاپہ خانہ، مچھوابازار، کٹک میں طبع ہو

کر منظر عام پر آیا۔ ۲۰۵ صفحات پر مشتمل "باغِ اردو" کا قلمی مسودہ میری ذاتی لائبریری میں محفوظ ہے(۲)۔ جہاں تک اڑیسہ میں اردو صحافت کا تعلق ہے اس کا آغاز ماہنامہ "المنصور" (زمانۂ اشاعت ۱۹۳۰ء تا ۱۹۳۲ء) سے ہوا۔ یہ ماہنامہ سونگڑہ کے ایک جید عالمِ دین مولانا سید محمد عمرؒ کے زیرِ ادارت شائع ہوا کرتا تھا۔ اس کے بعد مولانا فضل الرحمٰن قاسمی نے ۱۹۳۷ء سے ہفتہ وار مسلم گزٹ، راقم الحروف نے ۱۹۹۵ء سے خالص ادبی مجلّہ "ترویج" اور ۲۰۰۶ء سے بچوں کا رسالہ "جگنو" نکالا۔ اڑیسہ میں جنگِ آزادی کو ایک انقلاب آفریں موڑ دینے میں جن وطن پرستوں نے اپنی زندگی کو وطنِ عزیز کے لئے وقف کیا تھا، ان میں مجاہدِ آزادی ڈاکٹر سید اکرام رسول اور مولانا سید محمد اطہر وغیرہ کا تعلق اسی مردم خیز سرزمین سے تھا۔ گاندھی جی کی رہنمائی میں جنگِ آزادی کے دوران ڈاکٹر سید اکرام رسول آل اڑیسہ کانگریس کمیٹی کے صدر رہے۔ موصوف کے نام پر لچھمبر (سونگڑہ) میں اکرام رسول ہائی اسکول اور اکرام رسول ہسپتال آج بھی خدمتِ خلق کے لیے وقف ہے۔ مولانا سید محمد اطہر (۱۹۱۴ء تا ۱۹۷۴ء) عالمِ دین ہونے کے ساتھ ساتھ اڑیسہ اسمبلی کے رکن اور صاحبِ طرز انشاپرداز بھی تھے جن کے علمی مضامین "قائد" (مرادآباد) جیسے مؤقر جریدے میں شائع ہوا کرتے تھے۔ مولانا کی سرگذشتِ قید و بند (جیل ڈائری) "سلاخوں کے پیچھے" (مرتبہ خاور نقیب، پہلی اشاعت ۱۹۹۵ء) سے ان کے شگفتہ اسلوب اور پیرایۂ اظہار کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ علاوہ ازیں سونگڑہ کے جن اصحابِ علم و فضل نے مذہبیات، شعر و ادب، درس و تدریس، طبابت، فزکس، انجینئرنگ اور سیاست کے میدان میں کارہائے نمایاں انجام دئے ہیں ان میں مولانا سید محمد الحق، مولانا احمد النبی، منشی عبد الرحیم احسنؔ، سید عبد الحلیم نقیبؔ، شمس الہدیٰ شمسؔ (شاگردِ نوح ناروی)، زین العابدین عابدؔ، سید سراج الساجدین قاسمی، عجیبہ خاتون عجبؔ، نور الہدیٰ قائدؔ، فدائے غفار پیغامؔ، راشد شبنمؔ، حکیم سید عبد السلام وغیرہم کے علاوہ ڈاکٹر سراج الاسلام، سید منظور احمد قاسمی، (سابق سکریٹری اڑیسہ اردو اکادمی) ڈاکٹر سید کفیل احمد قاسمی، (سابق صدر شعبۂ عربی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی)، ڈاکٹر سید ارشد رضی، سید علی یوسف نیّر قاسمی، ڈاکٹر اختر حسین شاقیؔ، ممدوحہ

ماجد (عربی نشریات، آل انڈیا ریڈیو دہلی) شیخ مطلوب علی (سابق وزیر تعلیم اڑیسہ) وغیرہ کے نام خاصی اہمیت کے حامل ہیں۔ یہی وہ خطہ ہے جس کی عالمانہ کشش نے شیخ الہند مولانا حسین احمد مدنیؒ، مفتی محمود الحسن، بابائے قوم گاندھی جی، قاری محمد طیب، مولانا حفظ الرحمٰن، مولانا ابرار الحق، سالک لکھنوی، ابراہیم ہوش وغیرہ کئی مقتدر ہستیوں کو اپنی جانب راغب کیا اور یہ وہی اردو اور فارسی کا مرکز ہے جہاں کے مشاعروں کی شان وشوکت پوری ریاستِ اڑیسہ میں بے نظیر سمجھی جاتی ہے۔

سونگڑہ کی یہ چھوٹی سی بستی رسول پور، قدیم نام کُکُریا پدا کئی اعتبار سے تاریخی اہمیت رکھتی ہے۔ اسی جگہ ساداتِ سونگڑہ کے جد امجد سیدنا محمد ہاشمؒ (متوفی ۱۰۵۵ھ) نے سکونت اختیار کی جن کا تعلق ساداتِ بدایوں سے تھا۔ وہ اپنی سسرال ڈھاکہ سے قدم شریف کا سنگی نقش لائے تھے جو بہت دنوں تک یہیں رہا اور اس وجہ سے کُکُریا پدا کا نام بدل کر رسول پور ہو گیا۔ بعد میں یہ سنگی نقش کٹک کو لایا گیا۔ کچھ دنوں تک یہ پتھر جوبرا (کٹک) میں رہا لیکن اسے کسی نے مہاندی میں پھینک دیا۔ بعد میں مہاندی کے پانی سے جب اس کی بازیافت ہوئی تو بنگال واڑیسہ کے ناظم شجاع الدین محمد خاں (جو اورنگ زیب کے بہت چہیتے تھے) نے اسے قدم رسول کٹک کی عمارت بمقام درگاہ بازار نصب کیا۔ اسی بستی رسول پور کے عرفان علی فدائیؔ نے اردو اور فارسی کی تدریس اور شعر گوئی کی شستہ روایت کی آبیاری کی۔ مولانا سید محمد اسمٰعیلؒ بھی اسی بستی کے پروردہ تھے جنہوں نے تحریکِ آزادی، احیائے دین اور ردِّ قادیانیت کے لئے اپنی زندگی وقف کردی اور تحفظِ ختمِ نبوت کانفرنس (منعقدہ لندن) کے ایک اجلاس کی صدارت بھی فرمائی۔ مولانا نے کلیدی خطاب میں احیائے دین کے سلسلے میں عصری تقاضوں کی مثبت آگہی اور حقیقی جہت شناسی پر زور دیا تھا۔ زیرِ نظر کتاب "بیاضِ رحمت" کے مصنف مولوی رحمت علی رحمتؔ (۱۸۹۱ء) اسی خاکِ رسول پور سے مہر درخشاں کی صورت طلوع ہوئے۔ آپ کے والدِ ماجد کا نام شیخ برکت اللہ اور والدہ محترمہ کا نام غنیمت بی بی تھا۔ ان کا خاندانی شجرہ اگلے صفحات میں دیا جائے گا۔